Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۴۴۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یومیہ ۔ ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۷ شعبان ۱۴۰۰ھ | ۲۱ احسان ۱۳۵۹ ہش | ۲۱ جون ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۴۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے

کامیابی کا ذریعہ استغفار توبہ ۔ دینی علوم سے واقفیت اور نماز کی ادائیگی ہے

"اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنیوالا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مُردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے۔ اور جس کو بے کار چھوڑ دیا جاوے۔ پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بے کار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے۔ اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔

آج کل اس توبہ میں بڑی بڑی مشکلات ہیں ..... ہمارے غالب آنے کے ہتھیار۔ استغفار۔ توبہ ۔ دینی علوم کی واقفیت خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدِ نظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں نماز قبولیتِ دعا کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو۔ اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوقِ الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔"

(الحکم ۲۳ اپریل ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۱۹ احسان / جون ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

"حضرت اقدس ایدہ اللہ کی گردوں کی افکشن ابھی چل رہی ہے۔ خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ ۔ التزام اور درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے ہمیشہ نوازتا رہے آمین

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت کسی قدر بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

۔ خاکسار راقم الحروف کی اہلیہ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ آج ۱۹ جون ۱۹۸۰ء بوقت صبح ۴ بجے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر اندازاً ۸۰ سال تھی۔ آپ موصیہ تھیں۔ احباب جماعت سے اللہ تعالیٰ کے حضور مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(غلام احمد عطا وکیل الزراعت ربوہ)

۔ مکرم ایم۔ اے لطیف صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول اسکورے کو اللہ تعالیٰ نے چوتھا بچہ عطا فرمایا ہے۔ پنج غاما میں ہی ہمارے ڈاکٹر مکرم شفیق احمد صاحب قیصر کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان نو نوں بچوں کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ایم ایس سی واقفین کے لئے خصوصی پروگرام

ایم ایس سی پاس واقفین نصرت جہاں جن کا انٹرویو ہو چکا ہے۔ ۲۳ جون بروز سوموار صبح سوا سات بجے دفتر نصرت جہاں ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایک خصوصی ملاقات کے لئے پہنچ جائیں۔ جو دوست کسی انٹرویو میں اب تک شامل نہیں ہو سکے۔ یا اب وقف کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اپنے کاغذات کے ہمراہ ۲۲ جون صبح نو بجے ہمارے دفتر میں انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔ اس انٹرویو کے بعد وہ بھی خصوصی ملاقات میں شامل ہو سکیں گے۔ یاد رہے کہ ۲۳ جون کو فضل عمر درس القرآن کلاس اور نصرت جہاں کا تربیتی کورس ۱۵ دن کے لئے شروع ہو رہا ہے۔ جن سے سب واقفین کا استفادہ کرنا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ شعبان ۱۴۰۰ھ
۲۱ احسان ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ نافرمان قوموں کی تباہی اور اسکی اصل وجہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں گزشتہ نافرمان قوموں ان کے کرتوتوں اور عبرتناک انجام کا تفصیل سے بار بار ذکر کیا ہے اور پھر ان کی تباہی کی اصل وجہ پر بھی بطور خاص روشنی ڈالی ہے غرض اس سے یہ ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور قرآن کو اپنا دستور العمل بنانے کا خدا اور رسولؐ سے عہد کریں وہ اور ان کے مخالف ان سابقہ نافرمان قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کر کے ان کے نقش قدم پر چلنے سے بچیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فرمودات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بے نفس اور بے شر ہو کر دنیا میں زندگی گزاریں اور ہمیشہ امن اور سلامتی کی راہ پر گامزن رہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ازمنہ گزشتہ کی نافرمان قوموں پر آنے والی تباہیوں اور ان کی اصل وجہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝

(ھود آیات ۱۱۷، ۱۱۸)

ترجمہ:۔ "پس کیوں ان قوموں میں سے جو تم سے پہلے (زمانہ میں) تھیں ایسے عقلمند (لوگ) نہ نکلے جو (لوگوں کو) ملک میں فساد کرنے سے روکتے۔ سوائے چند ایک کے جنہیں ہم نے (ان کے بدیوں سے رکنے اور روکنے کی وجہ سے) بچالیا (باقی لوگ) جنہوں نے ظلم کا شیوہ اختیار کیا تھا اس (مال و متاع کی لذت) میں مشغول ہو گئے جس میں انہیں آسودگی بخشی گئی تھی اور وہ (ظلم کے شیوہ کی وجہ سے) مجرم بن گئے۔ اور تیرا رب ایسا ہرگز نہیں ہے کہ (ملک کی) آبادیوں کو باوجود اس کے کہ ان کے رہنے والے اصلاح (کے کام) کرنے والے ہوں ہلاک کر دے (یعنی وہ ہلاک ہوئے تو شیوۂ ظلم اور فساد فی الارض کی وجہ سے ہلاک ہوئے)۔"

ان آیات سے ظاہر ہے کہ سابقہ نافرمان قومیں ظلم اور فساد فی الارض کی وجہ سے تباہ ہوئیں۔ وہ حق کو قبول نہ کر کے ایک تو خود اپنے نفسوں پر ظلم کرتی تھیں دوسرے وہ اہل حق کی مخالفت کر کے اور فساد فی الارض کی مرتکب ہو کر خود اہل حق کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتی تھیں۔ یہ دونوں قسم کے ظلم بالآخر خود انہی پر الٹ کر پڑے اور وہ عبرتناک انجام سے دوچار ہوئے بغیر نہ رہیں۔

سابقہ نافرمان قوموں اور ان کے عبرتناک انجام کے اس ذکر میں ایک تو کفار مکہ کے لئے جو اسلام پر ایمان لانے والوں کو اور خود اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالنے پر تلے ہوئے تھے بہت بڑا سبق مضمر تھا۔ دوسرے خود مومنوں کے لئے بھی اس میں کچھ کم عبرت کا سامان نہ تھا کفار مکہ کے لئے اس میں یہ سبق مضمر تھا کہ وہ اسلام کی مخالفت اور مومنوں کے خلاف ظلم کا بازار گرم کرنے سے باز رہیں ورنہ انہیں بھی اسی انجام سے دوچار ہونا پڑے گا جو سابقہ نافرمان قوموں کا ہوا تھا۔ اور خود مومنوں کے لئے اس میں عبرت کا سامان یہ تھا اور ہے کہ وہ بھی ظلم کے کبھی مرتکب نہ ہوں۔ ان کا کام ظلم کا سدباب ہے نہ کہ ظلم کا ارتکاب۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ میں مومنوں کو کبھی اور کسی حال میں (ظلم کا) ارتکاب نہ کرنے کی بطور خاص تلقین فرمائی اور اس ضمن میں فرمایا:۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

ھود آیات ۱۱۳، ۱۱۴)

ترجمہ: پس (اے رسول) تو ان (لوگوں) سمیت جنہوں نے تیرے ساتھ ہو کر (ہماری طرف) رجوع کیا ہے (اس طرح پر) جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے سیدھی راہ پر قائم رہ۔ اور اے (مومنو!) تم کبھی حد سے نہ بڑھنا۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اور تم ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم کا (شیوہ اختیار) کیا ہے نہ جھکنا ورنہ تمہیں بھی جہنم کی آگ (کا لپیٹ) پہنچے گی اور (اس وقت) اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست (اور مددگار) نہ ہوگا اور تمہیں (کسی طرف سے بھی) مدد نہیں ملے گی۔

ظلم در اصل خود ظلم کرنے والوں کے حق میں تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے اس لئے کہ ظلم اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے، وہ خود فرماتا ہے:۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (آل عمران آیت ۵۸)

ترجمہ:۔ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

اور چونکہ ظلم اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اسی لئے اس نے بار بار ظالموں اور ظالم قوموں پر لعنت بھیجی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (المومنون آیت ۴۲)

ترجمہ:۔ پس ظالموں کے لئے خدا کی لعنت مقدر ہے۔

یہ ایسی حتمی اور یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں بندوں کو بار بار انتباہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر وہ فرماتا ہے:۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ (ھود آیت: ۱۹)

ترجمہ:۔ خبردار ہو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

ظلم خود ظالم کے حق میں تباہی کا پیش خیمہ کیوں ثابت نہ ہو جبکہ خدا خود اس پر لعنت بھیجتا ہے اور اس کے لئے لعنت کو مقدر کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اللہ خود جس پر لعنت بھیجے وہ تباہی و بربادی سے کیسے بچ سکتا ہے اور کون ہے جو اسے بچا سکے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ظالم کافر اور ظالم مومن میں کوئی فرق نہیں کیا۔ ظلم کے خطرناک انجام سے دونوں کو یکساں طور پر خبردار فرمایا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اگر کافر ظلم کو اپنا شیوہ بنائے تو خدا اس پر گرفت کرے اور اگر کوئی مدعی ایمان ظلم کا مرتکب ہو تو وہ اسے کچھ نہ کہے۔ جو بھی ظلم کرتا ہے خواہ وہ کوئی فرد ہو یا قوم وہ خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتی۔

اس لئے ضروری ہے کہ علی الخصوص وہ لوگ جو ایمان کے دعویدار ہوں وہ ہر طور ظلم سے مجتنب رہیں۔ وہ لوگوں کو دکھ نہیں بلکہ سکھ پہنچائیں ورنہ ایمان کا دعویدار ہونا انہیں خدا کے غضب سے نہیں بچا سکتا۔ العیاذ باللہ۔

دیدۂ بینا

اس عہدِ نو میں کسبِ ہنر کا مزاج رکھ
رنگوں پہ اب نہ پردۂ رسم و رواج رکھ
آیا ہے آفتاب تو نصف النہار پر
اب تو بھی اپنے دیدۂ بینا کی لاج رکھ

(عبدالمنان ناہید)

چودھویں کا چاند

ہے کون جس کی شانِ جمالی ہے جلوہ ریز
کس کس حسیں کی شوخیٔ رنگیں پڑی ہے ماند
تاروں بھری بساطِ فلک خوب ہے مگر
دیکھا ہے آسماں پہ کبھی چودھویں کا چاند؟

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیقِ آدم کا جزوی انکشاف

مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب شیخوپورہ

(۵)

جسمانی بناوٹ:

تخلیق انسان کے ضمن میں نفسِ واحدہ اور اس کی اولاد بنی نوع کی جسمانی بناوٹ کے بارے میں بھی حیرت انگیز معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ سورۃ لقمٰن کے رکوع تین کی آیت:-

"مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ"

(لقمٰن ع ۳)

یعنی تخلیق انسان نفسِ واحدہ سے ملتی جلتی ہے۔ کنفس کے لفظ کا مرکب حرف "ک" دونوں کے ہوبہو ایک ہونے کا اشارہ کرنے کے بجائے اسے بعض لحاظ سے مشابہ قرار دیتا ہے۔ کیونکہ سورہ نساء میں محض نفسِ واحدہ کی ذات کا ذکر ہے اور سورہ لقمان میں ذاتِ انسان کے لئے کنفسٍ واحدہ یعنی نفسِ واحدہ سے ملتی جلتی والا لفظ ہے جو اس کے ہوبہو نفسِ واحدہ ہونے کے منافی ہے۔ البتہ اس سے نفسِ واحدہ اور ذاتِ انسان کے بعض لحاظ سے ہم رنگ ہونے کا مطلب واضح ہے اور مرد کی جسمانی بناوٹ بھی اس کی تصدیق کرتی ہے کہ جس طرح نفسِ واحدہ میں نر و مادہ طاقتیں موجود تھیں اسی طرح انسانی مخلوق میں بھی ہے۔ کیا مرد اور کیا عورت ہے نر و مادہ قوتیں موجود ہیں۔ اس سے یہ معنی لینا ہرگز درست نہ ہوگا کہ الگ الگ مرد و زن پیدا ہونے کے بعد [illegible] نفسِ واحدہ کی ہیئت کذائی کے حامل رہے یعنی مرد و زن کی الگ الگ [illegible] [illegible] نر و مادہ [illegible] [illegible] کہ نفسِ واحدہ سے الگ [illegible] مرد و زن کی [illegible] مرد و زن میں نفسِ واحدہ کی فطرتی قوتیں تذکیر و تانیث کی صورت میں کم و بیش کسی نہ کسی نسبت و تناسب سے موجود ہیں جو انہیں نفسِ واحدہ سے ورثہ میں ملیں اور آئندہ بھی یہی سلسلہ جاری ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ نفسِ واحدہ میں یہ صورتِ حال یکجائی طور پر تھی اور مرد و زن میں الگ الگ ان کی جنس کے مطابق۔

دریں بارہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کا وہ ارشاد جو آپ نے اپنی توام ہمشیرہ کے اپنی ذات سے الگ ہونے کے بارے میں فرمایا کہ:-

"میں خیال کرتا ہوں کہ اس طرح پر خدا تعالیٰ نے تے انثیت کا مادہ مجھ سے بکلی الگ کر دیا۔"

(حیاتِ طیبہ ص۱۲)

سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمِ مادر میں جنین میں نطفہ امشاج کے باعث تذکیر و تانیث کے نر و مادے موجود ہوتے ہیں اور توام ہمشیرہ سے الگ پیدا ہونے سے آپ کے جسم مبارک میں نشانِ تذکیری بھی باقی رہی۔ طبع فطرت کے سمجھنے میں آپ کا یہ ارشاد قولِ فیصل کا حکم رکھتا ہے جو ثابت کرتا ہے کہ ہر انسان کی جسمانی بناوٹ فی الواقع تذکیری و تانیثی ہر دو مادوں پر مشتمل ہے۔

اخبارات میں لڑکوں اور لڑکیوں کی جنسیں تبدیل ہونے کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اگر وہ خبریں فی الواقع صحیح ہیں تو ان کی صحت تسلیم کرنے میں کوئی اشتباہ پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایسے واقعات [illegible] مرد [illegible] و [illegible] اور [illegible] ہوتے ہیں۔ ان [illegible] [illegible] ان لڑکوں اور لڑکیوں میں ان [illegible] ذاتی جنس پر جنس [illegible] کی قوت غالب آجاتی ہے اور ان کی یہی جنس مغلوب ہو کر دوسری جنس یعنی یا دوسرے روپ میں تبدیل اور ظاہر ہو جاتی ہے یہ بھی ایک قسم کا تناسخ کا چکر ہی ہے۔ پہلی جنس کے مرد ہوئی تو دوسری جنس نئی شکل میں غالب آگئی۔ اس لئے یہ نتیجہ نکالنا درست ہوگا کہ نفسِ واحدہ میں نر و مادہ قوتیں اجتماعی طور پر پہلے زمانوں میں حسب ضرورت تخلیق جن و انس تک عامل ہیں اور نفسِ واحدہ کے بعد طبعی تقاضے کے تحت ان سے الگ مرد و زن کا سلسلہ جاری ہو جانے کے باوجود وہ ہر دو نر و مادہ طاقتیں آئندہ بھی مرد و زن میں کسی نہ کسی نہج اور پیمانے سے وراثتاً منتقل ہوتی چلی گئیں۔

آیہ مبارکہ کے لفظ کَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ اسی مضمون کی دوسری شکل میں دہرا رہا ہے۔ نیز اس بات پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے کہ مشروع میں فی الواقع جن و انس کی تخلیق نفسِ واحدہ سے ہی ہوتی ہے اور نفسِ واحدہ سلسلۂ تخلیق انسان میں اہم کرداری جوڑا سنگ میل کی مانند وہ نشان ہے جو طین سے پیدا ہونے والی ابتدائی مخلوق کے سلسلہ اور انسان کے درمیان مقامِ اتصال کا پہلو لئے ہوئے ہے۔

اب نفسِ واحدہ کی جسمانی بناوٹ کا دوسرا دلچسپ اور مزیدار حال سنیئے:

والدین اور ان کی اولاد قد و قامت اور شکل و شباہت میں عموماً ملتی جلتی ہوا کرتی ہیں۔ گو نفسِ واحدہ کی شکل مبارک سامنے نہیں مگر اس کی اولاد جن و انس کی شکل سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ نفسِ واحدہ [illegible] شکل میں جن و انس سے ملتی جلتی کوئی مادی جسم ہوگا۔ یعنی وہ بھی انسان کی طرح دو آنکھوں، دو ٹانگوں، دو بازوؤں اور ایک منہ والا ہوگا اور وہ آدمی کی طرح ہی دونوں ٹانگوں کے بل کھڑا ہو کر زمین پر چلتا ہوگا دوڑتا ہوگا اور ہاتھوں سے ہی کھاتا ہوگا اور دوسرے کام کرتا ہوگا۔ پس دادا نفسِ واحدہ، باپ جن اور پوتے انسان میں شبیہاً وہی کچھ ہوگا جو نسلاً شکل و شباہت میں ہونا چاہیئے ..... شاید وہ بولتا بھی ایسے لہجہ میں ہو جو اسے دیگر حیوانات سے الگ کرتا ہو اور یہ کہ اس کی زبان میں ایسا لوچ ہو جو آئندہ اس کی زبان کے متغیر و مبدل ہو کر نئے انداز اور لہجہ کی گنجائش پیدا کرنے کے قابل ہو اور دماغی لحاظ سے عقل و شعور کا شمع بردار بھی ہو جو آئندہ زمانے میں اپنے وقت پر فروزاں ہو گئی۔

سوائے اس طبعی فرق کے کہ سلسلہ تخلیق میں نفسِ واحدہ اکیلی شخصیت تھی بحیثیت نر و مادہ طاقتوں کے اجتماع کے اور انسان مرد و زن کی صورت میں دو وجود ہو گئے جنہیں ہم مرورِ زمانہ کے باعث نفسِ واحدہ کی بگڑتی، بنتی، سنورتی اور اصلاح و ترقی یافتہ صورت کہہ سکتے ہیں۔

ڈارون تھیوری:

ڈارون تھیوری کہ:-

رحمِ مادر میں بچہ کا جنین مچھلی کی شکل سے گزر کر بعد میں بندر کی شکل کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ انسان بندر سے وجود میں آیا۔ یہ ایک نہایت عجیب معمہ ہے کہ تخلیق انسان کے دو مراحل سے گزرنے میں کون سی حکمت ہے۔ اس سے تو انسان اور حیوان دونوں میں جنسی رشتہ پایا جاتا ہے [illegible] مخلوق حیوانیت سے انسانیت [illegible] غور و فکر کے لائق ہے۔

اس میں کوئی کلام نہیں کہ [illegible] میں ہر نوع مٹی اور پانی سے [illegible] ہوئی۔ لہٰذا ابتداً جملہ مخلوق کی [illegible] اکائی تھی۔ قطع نظر اس کے کہ [illegible] سے مٹی کی خصوصیات میں حسب ضرورت طبعی تغیر و تبدیل ہوتا رہا ہے یہ کہنا درست ہے کہ ہر نوع تخلیق ابتدائی [illegible] خصوصیات سے بہرہ مند ہونے میں بحیثیت [illegible] شریک ہے۔ اس لحاظ سے ان کی ابتدائی [illegible] خصوصیات کا اشتراک لازمی ہے جسے ہم باسانی [illegible] ہونے والے جملہ افراد کے طبعی رحمی [illegible] سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ رحمی تعلق سے یہ مراد ہے کہ ایک شکل سے پیدا ہونے والے افراد میں جنسی رشتہ ان کی [illegible] خصوصیات کے اشتراک پر دلالت کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس رحم مادر میں جنین کے مختلف اشکال سے گزرنے میں یہ امکان معلوم ہوتا ہے کہ شاید تخلیق انسان ابتدائی دور میں ایسے ہی ملتے جلتے مراحل سے گزرتا ہو اور نطفہ میں اسی جوہر تخلیق کے موجود ہونے سے اس کی سابقہ اشکال کا جزوی اعادہ ہوتا گیا ہو۔ یہ گویا بیج کی کیفیت کا مظاہرہ ہے جس میں جملہ برگ و بار کا جوہر فطرتاً غیر مرئی صورت میں موجود ہوتا ہے

سائنسی ارتقائی معلومات پر نظر دوڑانے سے یہ معمہ بھی حل ہو جاتا ہے۔ سائنسی تحقیق یہ ہے کہ تقابلی اناٹومی کی رو سے مختلف حیوانات کے اعضاء اور ہڈیوں میں ایک دوسرے سے مماثلت پائی جاتی ہے گویا ان میں کوئی قرابتی تعلق ہے۔ بعض جانور جن میں ابتدائی مراحل میں اس قدر شکلی یکسانیت پائی جاتی ہے کہ ان کے ایمبریو (Embryo) یعنی رحم میں کی ابتدائی حالت میں امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

دودھ پلانے والے جانوروں کا ایمبریو ابتدائی مراحل میں کئی لحاظ سے مچھلیوں سے مشابہ ہوتا ہے اور پھر کچھ منزلوں سے گزرتے ہوئے رینگنے والے جانوروں سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔ پھر مکمل ہو کر اپنی شکل پر آجاتا ہے۔ یہی حال انسانی ایمبریو میں بعض اشکال کے گمان میں آنے کا ہے۔

سائنسی تحقیق کی بنا پر یہ حقیقت مبرہن ہوتی ہے کہ ایمبریو کی نشوونما دراصل اپنی ارتقائی تاریخ کو کسی حد تک دہراتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ کسی جاندار کے آباء و اجداد کسی زمانہ میں کس طور سے زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ ماہرین حیاتیات ان حالات کے مطالعہ سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان کسی وقت مچھلی تھا بلکہ انسان کے ایمبریو میں گلپھڑوں کے نشان سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ شاید انسان کے آباء و اجداد دوران ارتقاء میں گلپھڑوں سے سانس لیتے رہے ہوں۔ اس سے ایک نوع سے دوسری نوع کی تخلیق کا اندازہ لگانا قارئین کا امکان ہے۔

مختلف النوع ہو جانے کے باوجود ایک ہی ابتدائی مادے سے پیدا ہونے کی وجہ سے جملہ افراد تخلیق میں باہمی رغبت کا طبعی میلان لازم تھا۔ اگر وہ رغبت نہ ہوتی تو وہ ایک دوسرے کے قریب آسکیں اور انسانی ضرورت کا حق پوری ہو سکے۔ اس بناء پر جسم انسانی میں ان سے مستفید ہونے کی صلاحیت کارگر ہے وہ نباتات اور حیوانات دونوں کا حسب ضرورت استعمال کرتا ہے اور ابتدائی مادہ کی خصوصیات کی مشارکت کی بنا پر انہیں ہضم کر کے گوشت پوست میں منظم کر لیتا ہے ورنہ غیریت مادہ کی بناء پر وہ اس میں جذب نہ ہو سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جزو بدن ہو کر جسم انسانی کی تعمیر و بقا میں ممد و معاون ہو رہے ہیں۔ یہ حقیقت، اشرف المخلوق انسان کی بالادستی پر مشعر ہے نیز انسان کے جملہ مخلوق سے الگ نوعی مادے سے تخلیق ہونے پر، یہی وجہ ہے کہ جملہ مخلوق انسان کے آگے مسخر ہو کر خدمت میں لگی ہوئی ہے اور سلسلۂ حیات بلا روک ٹوک جاری ہے۔

پس یہ طریق جملہ افراد میں موانست پیدا کرنے کا موجب ہوا ورنہ شروع اختلاف مادہ سے نظرتاً الگ الگ ہونے میں حیات عالمی میں انتشار رہتا اور اجتماعی شکل میں سماجی زندگی نمودار نہ ہوتی اور مشارکت میلان طبع نہ ہونے کے باعث ہر نوع ایک دوسری سے الگ رہ کر میل ملاپ کی روح سے عاری ہوتی اور انسان ان سے فائدہ نہ اٹھا سکتا۔ انسان باہمی ابتدائی طبعی خصوصیات کی بنا پر ان سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ باوجودیکہ انواع تخلیق کی عادات اور کردار میں اختلاف پایا جاتا ہے مگر اس تخالف میں توافق کا جذبہ موجزن ہے بالفاظ دیگر اسی رحمی تعلق نے انہیں ایک دوسرے کے کام کرنے کے لئے جوڑ رکھا ہے ورنہ اس کے بغیر مقصد تخلیق باطل ہو جاتا۔

رشتہ اخوت و ہمدردی:

قانون فطرت اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ اخوت باہمی کا رشتہ پیدا ہونے کے لئے نسل انسانی کا ایک ہی ناک سے پیدا ہونا ضروری ہے۔ اس رحمی تعلق کی بناء پر جبلی قرابت، ذوقی مناسبت، رجحان طبع اور عملی مشارکت وغیرہ اوصاف حمیدہ پیدا ہوتے ہیں جو حیات انسانی کے سرور میں لازم ہیں ورنہ ان کے بغیر سماجی زندگی کی کیفیت پیدا نہیں ہو سکتی اور انسانی زندگی دوبھر ہو جاتی۔

حدیث نبوی میں عورت کا مرد کی پسلی سے پیدا ہونے کا مطلب بھی یہی ہے کہ دونوں میں قرابت جنسی کی بنا پر مشترکہ احساس اخوت بنی نوع پایا جاتا ہے۔ جس کے باعث ان کی باہمی زندگی کا مرور آسان ہو گیا ہے۔ قرآن مجید میں بحوالہ آیۂ کریمہ یہی نکتہ بیان فرمایا گیا ہے:-

"خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً"

تمہارے ہم نفس جوڑے پیدا کئے گئے تاکہ تمہیں سکون حاصل ہو اور اسی ذریعہ تمہارے اندر اخوت و ہمدردی بنی نوع کا جذبہ پیدا کیا گیا۔

چنانچہ اسی کے نتیجہ میں ہم نفس جوڑوں کی زندگی سکون و اطمینان، محبت، رأفت اور اخوت و ہمدردی کے اوصاف حمیدہ سے معمور ہو گئی یعنی یہ تمام اوصاف طبع ہم جنس پر منحصر ہیں۔

دیگر انواع تخلیق پر اسی معیار کی مطابقت کرنے سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ ابتداء میں ایک ہی مادے سے جملہ تخلیق کا وقوع میں آنا انواع تخلیق میں باہمی رغبت و میلان کا موجب ہوا جس کی بنا پر وہ مختلف صورتوں میں ہونے کے باوجود ضرورت کے مطابق باہمی کام کر رہے ہیں لہٰذا اس سے یہ نکتہ ذہن نشین ہوتا ہے کہ مرد سے عورت کا رشتہ پیدا ہونے کے لئے ایک ہی ضمیر سے اٹھایا جانا ضروری ہے۔

درجات تخلیق انسان:

قرآن مجید میں رحم مادر میں انسانی پیدائش کے چھ درجات تخلیق بیان ہوئے ہیں ان میں جسمانی نشوونما کا پہلا مرتبہ رحم مادر میں انسانی نطفہ کا قرار پانا ہے۔

دوسرا مرتبہ نطفہ سے جمے ہوئے خون کی شکل میں علقہ بننے کا۔

تیسرا مرتبہ۔ علقہ سے مضغہ یعنی گوشت کی بوٹی بننے کا۔

چوتھا مرتبہ۔ عظاما۔ مضغہ میں ہڈیاں پیدا ہونے کا۔

پانچواں مرتبہ لحما۔ ہڈیوں پر گوشت چڑھنے کا۔

چھٹا مرتبہ خلقا۔ میں روح پیدا ہونے کا۔

جیسا کہ فرمایا:-

(۱) ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ۔

(۲) ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً

(۳) فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً۔

(۴) فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا۔

(۵) فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا۔

(۶) ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ۔

تخلیق انسان کے مراتب ستہ میں آخری ارشاد باری ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ نے مراتب تخلیق کو دو صورتوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ آیہ کریمہ کی رو سے مادہ تخلیق پہلے پانچ مراتب میں شکم مادر میں مختلف مادی شکلیں اختیار کرتا رہا۔ جو خلقاً اولاً کی ذیل میں آتی ہیں۔ آخری چھٹے مرتبہ میں کوئی نئی صورت متشکل ہونے کی بجائے اس میں روح پیدا ہو گئی جسے خلقاً آخر بیان فرمایا گیا۔ جو خلقاً اولیٰ سے بحیثیت کیفیت عنصر یکسر مختلف ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر جاندار میں روح کے دو جوہر ہیں جن سے اس کی تخلیق ہوتی ہے۔ اول عام جوہر حیات جو ہر مادے میں شروع سے موجود ہے جو بیج کی طرح بڑھتا اور پھلتا پھولتا ہے۔ اس کے بل جملہ انواع تخلیق کی ابتداء میں بنیاد پڑی۔ دوم جاندار یا انسان میں خلقاً آخر کی صورت میں روح حیوانی یا انسانی کا پیدا ہونا۔

(باقی)

مقابلہ مضمون نویسی اطفال و ناصرات

اطفال و ناصرات کا علمی و ادبی ذوق اجاگر کرنے کے لئے ہر سال افضل الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے امسال اس مقابلہ کے لئے عنوان ہے "سیرۃ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ"۔ اول۔ دوم اور سوم آنے والوں کو بالترتیب دو سو، ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے نقد انعام دیئے جائیں گے

یہ مضمون کم از کم ۵ اور زیادہ سے زیادہ ۷۵ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو اور ۳۱ر جولائی ۱۹۸۰ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے

پتہ واضح حوالے مکمل اور صاف لکھیں

(سیکرٹری اشاعت
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید عربی میں کیوں نازل کیا گیا؟

(مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور)

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی دعوت پر ڈاکٹر محمد حمید اللہ پیرس سے بہاولپور پہنچے اور اسلامیات کے موضوع پر لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ "تاریخ قرآن" کے بارے میں ان کا لیکچر یقیناً ایک بصیرت افروز اور خیال انگیز خطاب ہے۔

قرآن مجید عربی میں کیوں نازل کیا گیا؟ اس لئے کہ عربی مبین اُمّ الالسنہ ہے اس پہلو کو ڈاکٹر صاحب نے ابھی بیان نہیں کیا۔

"اللہ تعالیٰ کا وہ کلام جو سب دنیا کی طرف نازل ہونا تھا اسی زبان میں نازل ہونا چاہیئے تھا۔ جو سب سے ابتدائی زبان ہونے کے لحاظ سے ساری دنیا کی زبان ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ (ابراہیم ۵) کہ ہم کوئی رسول نہیں بھیجتے مگر اسی زبان میں اس پر کتاب نازل کرتے ہیں جو ان لوگوں کی زبان ہوتی ہے جن کی طرف وہ مبعوث ہوا ہو پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو سب دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تو آپؐ کی طرف اسی زبان میں کلام نازل ہونا چاہیئے تھا جو بوجہ اُمّ الالسنہ ہونے کے ساری دنیا کی زبان کہلا سکے اور چونکہ آپؐ پر عربی زبان میں کلام نازل ہوا ہے اس لئے عربی زبان ہی اُمّ الالسنہ ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس موضوع پر ایک عہد آفرین کتاب مِنَنُ الرَّحْمٰن کے نام سے لکھی ہے۔

"یہ تحقیق عربی زبان کے مطابق ایک ایسی بے نظیر تحقیق ہے کہ دنیا کے نقطۂ نظر کو اسلام کے مطابق بالکل بدل دے گی اور اسلام کو نہایت بڑی شوکت اس سے حاصل ہوگی۔"

آج سے ۵۵ سال قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے امیر امان اللہ خان والئی افغانستان کی خدمت میں ایک کتاب پیش کی گئی اس کا نام "دعوت الامیر" ہے اس کے دو اقتباس میں نے پیش کئے ہیں جو کہ اوپر درج ہیں۔

جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے اپنی عمر عزیز کے ۳۳ سال اس موضوع کے لئے وقف کر دیئے کہ زبانوں کی ماں عربی زبان ہے وہ اس وقت تک ۳۵ زبانوں پر کام کر چکے ہیں ڈکشنریاں تیار ہیں۔ کچھ شائع بھی ہو چکی ہیں ان کی پہلی کتاب کا ایک ایڈیشن امریکہ میں اشاعت پذیر ہوا۔ یہ حیرت انگیز تحقیق ہے اور عربی زبان اور قرآن کریم کے رشتہ لازوال کی آئینہ دار ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کے بصیرت افروز لیکچرز میں ایک دوسرا امر توجہ طلب ہے اناجیل اربعہ پر تبصرہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں:۔

"اناجیل اربعہ میں حضرت عیسیٰ کے چار حواریوں نے ان کی سوانح عمری بیان کی ہے ان کی حیثیت خدا کا نازل کردہ کتاب کی نہیں ہے اور حضرت عیسےٰ پر جو انجیل نازل ہوئی تھی اس کو انہوں نے لکھوایا نہیں تھا۔ غالباً اس لئے نہیں لکھوایا تھا کہ انہیں معلوم تھا کہ یہ خدا کی آخری کتاب نہیں ہے اور آخری نبی، آخری کتاب کے ساتھ جلد آنے والا ہے چنانچہ حضرت عیسےٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کی پیشگوئیاں بھی کی ہیں۔"

(مشرق ۳۰ر مارچ)

اگر یہ سمجھا جائے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا مشن وہی کچھ ہے جو یروشلم میں اختتام پذیر ہوا یعنی نبوت کے بعد کم و بیش اڑھائی تین سال بعد تک تو ڈاکٹر صاحب کی بات شاید درست ہو اور اگر حضرت جبریل علیہ السلام کی بات کو مانا جائے۔ جسکا تعلق ختمی مآب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری انکشافات سے ہے کہ حضرت عیسےٰ کی عمر ایک سو بیس برس ہے تو ڈاکٹر صاحب کا دلیل کے ماننے میں تامل ہے۔

وصال مبارک سے پہلے جبریل آئے اور بتایا کہ حضرت عیسےٰ ایک سو بیس برس جئے۔ اندریں صورت کم و بیش اسی سال کی وحی پر مشتمل انجیل کو قلمبند نہ کرنا بعید از قیاس بات معلوم ہوتی ہے۔

قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی وہ نصاریٰ کے پاس مکمل صورت میں نہیں بلکہ اہل کتاب کے ہاں نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ کی صورت میں صحیفے ہیں یعنی آسمانی کتب بعینہٖ نہیں بلکہ ان کا ایک حصہ ہے تاریخ کی گواہی قابلِ غور ہے دوسری صدی کے وسط میں سکندریہ کے دارالعلوم کا صدر (شمال مغربی) ہندوستان میں آیا وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ہندوستان میں عبرانی نسل کے عیسائی ہیں اور ان کے پاس عبرانی انجیل موجود ہے مؤرخ عالم آرنلڈ ٹائن بی نے ایک عظیم کتاب مرتب کروائی ہے اس کا نام ہے THE CRUCIBLE OF CHRISTIANITY اس میں یہ تاریخی انکشاف موجود ہے۔ (صفحہ ۲۷۷)

علماء کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک باکمال روحانی شاعر تھے ان کا کلام شعریت میں بسا ہوا تھا۔ ۱۹۴۷ء میں وادیٔ قمران کے غاروں سے جو کہ یروشلم سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ بیش بہا عبرانی لٹریچر ملا ہے۔ یہ نوشتے عصر مسیح سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں ۲۷ عبرانی نظمیں ملی ہیں۔ یہ ایک فرستادۂ حق کا کلام ہے جسکا نام مخفی ہے بعض علماء اس خیال کے ہیں صحائف قمران میں جس فرستادۂ حق کا ذکر ہے اس سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔ اور یہ نظمیں انجیل قمران ہیں۔ نظمیں پڑھئے تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے قرآنی مسیح بول رہا ہے۔ یہ نظمیں کیا انجیل کا حصہ ہیں؟ یہ امر تحقیق طلب اور قابل غور ہے۔

اسی طرح قرآن اوّل کی ۴۲ سریانی نظموں کا انکشاف ہوا ہے بعض نظموں میں حضرت مسیحؑ بول رہے ہیں۔ یہ نظمیں صدر اوّل کے نصاریٰ میں مشہور و مقبول تھیں۔ ایک سریانی نظم میں ایک آسمانی کتاب کے نزول کی پیشگی خبر دی ہے جس کے مخاطب کافۃ للناس ہیں جس کا ہر ہر حرف خدا کی انگلی نے لکھا ہے۔

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی انجیل ورق در ورق بکھری ہوئی ہے نئے عہد نامہ میں ہے اور اس سے باہر بزبان حال کہہ رہی ہے۔

ع:۔ چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت موسیٰ کو تورات دی گئی اور عیسیٰ کو انجیل تورات الگ مرتب ہوئی تو انجیل کیوں غیر مرتب رہی۔ اس بات میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

دعائے مغفرت

محترم شیخ نذیر احمد صاحب ۲۴/۴/۸۰ بروز جمعرات بوقت ۷/۸ بجے کے درمیان بعمر تقریباً ۷۳ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت نیک پابند صوم و صلوٰۃ، صلح پسند، دور اندیش، با اخلاق انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑی دلچسپی لیا کرتے تھے۔ مرکز سے آنے والے کارکنان کی راہنمائی گرم جوشی سے اور دلی تڑپ سے کیا کرتے تھے اور اکثر آنے والے مہمانوں کو اپنے پاس بڑے پیار اور احترام سے ٹھہرایا کرتے تھے۔

مرحوم ۲۴/۴/۸۰ کے دن صبح سے تقریباً عصر تک ایک تقریب رخصتانہ میں ہمارے ساتھ رہے اور آخری وقت ایک دوسرے سے اسلام علیکم کہہ کر جدا ہوئے معلوم نہ تھا کہ مرحوم ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہے ہیں

اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین۔

(آدم خان
امیر جماعت احمدیہ
مردان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدقہ ردِّ بلا کا موجب ہوتا ہے

۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء تا ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۹ء

مخلصین جماعت تعمیر مساجد کے فنڈ میں بایں غرض ذوق و شوق سے حصہ لیتے ہیں کہ خدا کے دین کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو اور اس صدقہ جاریہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرماتے ہوئے اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ ایسے مخلصین کی فہرست بہت طویل ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو عالم الغیب ہے اس کے علم میں تو سب کے اخلاص اور قربانیاں موجود ہیں تاہم الفضل میں فہرستوں کی گنجائش کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ۵۰/ روپے اور اس سے زائد قربانی کرنے والوں کی فہرست ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ قمر آباد ضلع نواب شاہ سندھ	۴۰۰/	روپے
" " سونگ ضلع گجرات	۵۰/	"
مکرم سلیم الحق صاحب بہاولپور	۱۰۰/	"
" عزیزان عبدالباسط، محمد ساجد پسران منشی محمد اسماعیل صاحب پمفلیٹ	۵۰/	"
" چوہدری فضل احمد صاحب چک ۲۲۱ ضلع ساہیوال	۱۰۰/	"
" خواجہ سعید احمد صاحب جٹ جہلم	۵۰/	"
" محمد اقبال صاحب گلبرگ لاہور	۱۵۰/	"
" چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی	۵۰/	"
" امیر الدین صاحب ناصر مسلم پارک فیصل آباد	۱۰۰/	"
" چوہدری منیر احمد صاحب احمد نگر ضلع خیرپور سندھ بجانب والد صاحب مرحوم	۲۰۰/	"
" منظور احمد صاحب چھاؤنی جنوبی لاہور	۱۰۰/	"
" میاں فتح محمد صاحب ایم اے کینال پارک لاہور	۵۰/	"
" سلیم اختر خان صاحب سنت نگر لاہور	۱۰۰/	"
" عبداللطیف صاحب انور ٹاؤن شپ لاہور	۲۰۰/	"
مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ " "	۵۰/	"
مکرم آغا سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰/	"
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ دختر شیخ احمد علی صاحب دارالذکر لاہور	۱۰۰/	
مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب دارالبرکات ربوہ	۵۰/	
" ملک علی احمد صاحب ساہیوال	۵۰/	
جماعت احمدیہ چک ۲۵ گ ب ضلع فیصل آباد	۱۳۰/	"
" خواجہ محمد عبداللہ صاحب راولپنڈی	۶۰/	"
مکرمہ نسیم اختر صاحبہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ	۱۰۰/	"
جماعت احمدیہ کوٹلہ	۱۰۵/	"
مکرم میاں محمد عالم صاحب مع اہلیہ صاحبہ محترمہ	۱۰۰/	"
" محمد یعقوب صاحب	۵۰/	"
" رانا محمد خان صاحب بہاولنگر	۵۰/	"
مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم ربوہ	۱۰۰/	"
مکرم مرزا شریف احمد صاحب جیکب آباد	۵۰/	"
" شیخ برکت علی صاحب محلہ گرجا چنیوٹ	۶۰/	"
" مرزا محمد صادق صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ	۵۰/	"
مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ والدہ ناصر الدین صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۲۰۰/	"
فقیرہ طاہرہ صاحبہ کوٹلہ	۵۰	"
مکرم نجیم الحق خان صاحب "	۵۰	"
" محمد شفیع صاحب بکسٹال سیکرسیالکوٹ شہر	۵۰	"
" شاہد پرویز صاحب " "	۵۰	"
" ظفر اقبال صاحب خوشاب ضلع سرگودھا	۵۷	"

(باقی)

حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد مبارک

"اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے سے بچا رہے۔"

(سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ کتب برائے لجنات

ماہ مئی اور جون میں مطالعہ کے لئے کتاب ضرورۃ الامام یا فتح اسلام مقرر کی گئی ہے تمام لجنات ان دونوں میں سے کسی کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد انفرادی رپورٹ بھجوا دیں۔

جولائی اور اگست کے مطالعہ کے لئے توضیح مرام مقرر کی گئی ہے اور اس کا متبادل پیغام صلح ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کا مکان کے سلسلہ میں ایک کیس عدالت میں ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس میں کامیاب فرمائے نیز میری بچی بیمار ہے اس کی صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ (خواجہ محمد احمد جڑانوالہ)

(۲) مکرم غلام محمد صاحب نمازی معلم وقف جدید چک ۹۳ ہ ضلع بہاولنگر کی اہلیہ محترمہ سخت بیمار ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔ (عامر احمد طاہر مربی سلسلہ بارہ کہو آباد)

(۳) میرے والدین اور بہن بھائی ان دنوں سخت پریشان ہیں بیماری پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور صحت بھی ٹھیک نہیں۔ ان پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دوست دعا فرمائیں۔ (منور احمد ناصر مغربی جرمنی)

(۴) ابا جان کی ہیپاٹائٹس دوبارہ زیادہ خراب ہو گئی ہے جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مظفر احمد قریشی ولد قمر احمد قریشی لاہور)

(۵) برادرم مکرم عظمت اللہ صاحب بھی انسپکٹر بیت المال کی اہلیہ محترمہ دو ماہ سے سخت علیل ہیں نیز ان کی والدہ شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں احباب مکرمہ ہیں احباب سے مریضوں کے کامل و عاجل صحت اور مکرم عظمت صاحب کی لیئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد محمود مربی سلسلہ نارووال)

میرے بھائی مکرم رشید احمد صاحب سلیم عرصہ تین ماہ سے ایمان افروز دکھ نسی بیمار چلے آ رہے ہیں ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے

عبدالرحمن معلم وقف جدید ربوہ

(۷) میرے بڑے لڑکے عزیز ڈاکٹر خلیل احمد سلمہ اللہ کا بچہ عزیزہ نعمان (عمر آٹھ سال) ٹائیفائیڈ میں تین ہفتے سے مبتلا ہے احباب کرام سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ڈاکٹر رحمت اللہ میو ہسپتال قلعہ کالر والا)

(۸) خاکسار کی والدہ محترمہ کی وجہ جسمانی کمزوری کے بیمار رہتی ہے اور مجھے کچھ کاروباری پریشانیاں ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(محمد اسلم ممبر مرچنٹ ریلوے روڈ ربوہ)

(۹) ۱۹۸۰/۶ سے ایف اے اور ایف ایس سی کے امتحانات شروع ہو رہے ہیں تمام احمدی بچوں بچیوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد ظہیر الدین احمد جی۔ ٹی ایس بکسٹال علی مراقبال مدنی ٹاؤن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان برائے لجنات

ذیل میں ضلع جات کی ان لجنات کے نام درج کئے جا رہے ہیں جن کی طرف سے اکتوبر ۱۹۷۹ء تا مئی ۱۹۸۰ء تک کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم یہ لجنات اس کی طرف توجہ دیں۔ ان ضلع جات کی صدر صاحبات سے بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ ان مقامات کا دورہ کر کے ان کی مکمل رپورٹ ہمیں بھجوائیں گی۔ نیز ان مقامات کی جماعتوں کے امیر اور صدر صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ ان لجنات کو بیدار کرنے میں ہماری مدد فرمائیں۔ شکریہ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قسط ۲

ضلع سرگودھا:- گھوگھیاٹ، دودھہ، بھلوال، چک ۸۶ جنوبی، جوہر آباد، چک ۴۶ شمالی، چک ۲/۳ D.O.A، چک ۱۱۶، چک ۱۳۰، منگریل، چک ۸۱ جنوبی، چک ۶۲ جنوبی، کھائی کلاں، چک ۳۷ جنوبی، چک ۳۹ جنوبی، چک ۱۳۳ شمالی، چک ۸۲، چک ۸/۱۴ جنوبی، ملکوال، چک ۳۲ جنوبی، چک ۹۹ شمالی، چک ۴۱ جنوبی، چک ۳۵ شمالی، حویلی مجوکا۔

ضلع ملتان:- حسن پور، بگڑ سرگانہ، پیران غائب، دُنیا پور، میاں چنوں، چک ۵ درکھانہ، امین پور، وہاڑی منڈی، چک ۲۶۹، چک ۳۹، چک ۲۴۵ وہاڑی،

ضلع گوجرانوالہ:- سہلوکی، قلعہ جے سنگھ، بھاکا بھٹیاں، نور آباد، قیام پور درکاں، نوشہرہ درکاں، دلاور چیمہ، رسول نگر، دیر یوالہ، نوجیا لوالہ، چھنی جاناں، علی پور، قلعہ صوبہ سنگھیاں، دولوالی، بیریا لوالہ، اوڈ والی، کوٹ ہرا، ساہنوکی، ہیڈ خانکی، منڈیالہ وڑائچ۔

ضلع ساہیوال:- مبارک، چک ۱۳۹/۷-۱۱، چک ۹۳/۷-۱۱، چک ۴۰/۸-۲، قبولہ، پاکپتن، چیچہ وطنی، چک ۶/۷-۱۱، چک ۵۵/۷-۲ محمود آباد، چک ۲۳/۸-۲۔

ضلع سیالکوٹ:- بہلو لہور، پنڈی بھاگو، مہدی پور، کھیوہ بابر، ربوکے، ڈھڈیالوالہ، بیبا لوالہ، تلونڈی عنبر ڑاں، ملکے کلاں، سوبھاگا، مالو کے تنگلے، پوہلے مہاراں، گگا، کھڑتا لوالہ، قلعہ صوبہ سنگھ، مانگا چانگریاں، لدھڑ کرم سنگھ، ملیا لوالہ، لوحان، رائے کے رتیاں، ننگل، اندھیر والا، گوبند کے، مراڑھ، درگا لوالی، بن باجوہ، جنڈوساہی، اورلے والا، ہیڈ مرالہ، جاکے چیمہ، ڈنڈپور، پیرو چک، نوادے، اونچہ بجہ، دیبہ والا، احمد آباد، نواں پنڈ، ککھا لوالی، چک ۱۶۹/۷-۲،

(باقی پر)

وقفِ جدید کے اعلیٰ مقاصد

احباب کرام کی ذمہ داری۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ جون ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"(ا) وقفِ جدید خالصتاً ایک تربیتی ادارہ ہے اس کے سپرد یہ کام ہے کہ معلمین وقفِ جدید انسانیت کے آداب سکھائیں اور اسلام نے جو اعلیٰ اخلاق سکھائے ہیں ان اخلاق کے بلند معیار پر جماعت کو لے جانے کی کوشش کریں۔"

(ب) "جس نے آداب نہیں سیکھے وہ اخلاق نہیں سیکھ سکتا۔ اور جس نے اخلاق نہیں سیکھے وہ روحانی میدانوں میں آگے نہیں بڑھ سکتا اس لئے اسلامی آداب سکھانا بہت ضروری ہے۔"

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ ان نیک مقاصد کے حصول میں وقفِ جدید کی معاونت فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم وقفِ جدید ربوہ)

مکرم عبدالرحیم صاحب سندھی درویش قادیان وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم امیر صاحب مقامی قادیان نے بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دی ہے کہ مکرم عبدالرحیم صاحب سندھی درویش ۷ جون ۱۹۸۰ء بوقت دس بجے شب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موضع جھیں جھنیاں ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے جو قادیان سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ جن دنوں سندھ میں آباد کاری کا سلسلہ جاری تھا ان کے خاندان نے موضع کنڈی خیر پور میرس ضلع نوشہرو میں بسلسلہ کاروبار رہائش اختیار کر لی۔ اسی نسبت سے عبدالرحیم صاحب سندھی کہلاتے تھے۔

ان کا قادیان کے ابتدائی درویشوں میں شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے جوانی میں درویشانہ زندگی کو قبول کیا اور آخر دم تک خوب نبھایا۔ درویشی کے ابتدائی ایام بہت مصائب و آلام کے تھے۔ مگر انہوں نے نہایت صبر و تحمل کے ساتھ اس وقت کو خوش دلی سے گذارا اور کبھی بھی زبانی یا عملاً بے چینی یا بے قراری کا اظہار نہ ہونے دیا۔ ان کی پرائمری تک تعلیم تھی جو کام ان کے سپرد کیا اسے خوب دلجمعی کے ساتھ سرانجام دیا۔

تقسیم ملک کے بعد جب دفاتر کی باقاعدہ تشکیل ہو کر کام شروع ہوا تو انہیں صدر انجمن احمدیہ کی باقاعدہ گریڈڈ سروس میں بطور کارکن وجہ جہاں کام پر لگایا گیا۔ انہیں مختلف دفاتر میں کام کرنے کا موقعہ ملا کچھ عرصہ سے وہ دفتر محاسب میں بطور پہرہ دار خانہ کام کر رہے تھے اور زائد وقت میں کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ وفات سے چند دن قبل تک وہ باقاعدہ پہرہ کی ڈیوٹی دیتے رہے۔ تکلیف کا اظہار کرنے پر انہیں امرتسر ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ جہاں ۱۶/۱۷ دن زیر علاج رہے۔ پہلی تشخیص تھی کہ انہیں ٹی بی ہے۔ مگر بعد میں اس نتیجہ پر پہنچے کہ انہیں کینسر ہے۔

قادیان سے احباب ان کی مزاج پرسی کے لئے امرتسر ہسپتال جاتے رہے۔ ان کا اصرار یہی ہوتا تھا کہ انہیں واپس قادیان لے جایا جائے۔ بالآخر ان کے بیٹے انہیں ۷ جون کو قادیان واپس لے آئے اور تقریباً پانچ گھنٹے کے بعد ان کا وقفِ مقدر آ پہنچا اور اپنے اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ بوقت وفات ان کی عمر اٹھاون سال تھی۔

مرحوم نیک، صابر و شاکر، محنتی، نظام سلسلہ کے پابند اور خاموش طبع درویش تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کی اہلیہ اور بچی اور لڑکا جو قادیان میں ہی مقیم ہیں حافظ و ناصر ہو۔

(ناظر خدمت درویشاں)

تحریکِ جدید کے وعدہ میں اضافہ

جماعت دوالمیال ضلع جہلم کے ایک دوست مکرم ملک ممتاز احمد صاحب ابن مکرم میجر حبیب اللہ صاحب نے اپنا وعدہ تحریکِ جدید حضور اقدس کے تازہ ارشاد گرامی کی تعمیل میں ۵۸۰/- روپے سے بڑھا کر ۱۵۸۰/- کر دیا ہے۔ گویا ۱۰۰۰/- روپے کا اضافہ فرمایا ہے۔ قارئین کرام کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان کے صاحبزادے صلاح الدین صاحب (جو ایک حادثہ میں کافی زخمی ہو گئے تھے مگر اب بفضلِ خدا پہلے سے بہتر ہیں) کی جلد مکمل صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔

(وکیل المال اوّل)

"الفضل" میں اشتہار دے کر اپنے تجارت کو فروغ دیں۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی والدین ایک وعدہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی والدین کو ان کے امسال امتحان دینے والے بچوں کے متعلق ایک وعدہ اور عہد کرنے کا پابند کیا ہے۔ اس عہد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

احمدی والدین یہ وعدہ کریں کہ وہ نگرانی کریں گے کہ امسال ان کے امتحان دینے والے تمام بچے اور بچیاں نتیجہ نکلنے پر حضور کی خدمت میں خط لکھیں گے۔"

قرارداد تعزیت

بروفات محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ موجودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

مجلس وقف جدید کا یہ خصوصی اجلاس مکرمہ و محترمہ حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ کی وفات پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ موصوفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پہلی پوتی تھیں۔ جو حضور کی زندگی میں پیدا ہوئی۔ حضور کی دعاؤں سے انہوں نے حصہ لیا اور ترویٰ نسلاً بعید اً کے الہام کی مصداق بنیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بچوں کی آمین میں آپ کی پیدائش کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ ؎

سلام۔ اللہ کی پہلی عنایت ؛ مسیحا نے جسے بخشی تھی برکت

(کلام محمود)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں اپنے بچوں کے لئے دعائیں کیں وہاں انہیں بھی ان دعاؤں میں شامل فرمایا۔

حضرت صاحبزادی صاحبہ موصوفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئیں۔ اور ان سے آگے نیک نسل چلی۔

مرحومہ کی وفات پر ہم اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہتے ہیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الہادی الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرحومہ کی اولاد اور جملہ لواحقین نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے اظہار ہمدردی و تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ نیکی اور تقویٰ عطا فرمائے۔ اور عظیم الشان خدمات دینیہ کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

خاکسار ۔ ممبران مجلس وقف جدید و جملہ کارکنان وقف جدید

مورخہ ۱۲ احسان/جون ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء

درخواست دعا

برادرم عبدالمنان مقیم چمبٹر ضلع حیدرآباد عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ آج کل بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ اور وہ علاج کے لئے کراچی جا رہے ہیں۔ ان کی بڑی بیٹی عزیزہ امۃ الکریم اہلیہ عزیزم رشید احمد صاحب سجاد لنڈن میں شدید بیمار ہے اور نہایت کمزور ہو گئی ہے۔ اس کے چار خورد سالہ بچے ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اور اسکے والد کو اپنے فضل سے شفا بخشے۔ محمد احمد جلیل استاد جامعہ احمدیہ ربوہ

فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۸۰ء

۲۳ جون تا ۸ جولائی منعقد ہوگی

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے امسال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۲۳ جون تا ۸ جولائی ۱۹۸۰ء مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ

جملہ امراء کرام صدر صاحبان و مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ایسے طلباء و طالبات کو کلاس میں شمولیت کی تحریک فرمائیں جو کم از کم مڈل پاس ہوں۔ یا اس سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں۔ اس تعلیمی معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑی عمر کے مرد و خواتین بھی شمولیت اختیار کر سکتے ہیں۔ کلاس کے حسب ذیل تین معیار ہوں گے۔

معیار اوّل :۔ جن طلباء و طالبات کی تعلیم بی۔ اے یا اس سے اوپر ہوگی۔ مولوی فاضل۔ منشی فاضل اور ادیب فاضل بھی اس میں شامل ہیں۔

معیار دوم :۔ جن کی تعلیم بی۔ اے سے کم اور میٹرک سے زیادہ یا میٹرک تک ہوگی۔

معیار سوم :۔ جن کی تعلیم مڈل یا اس سے اوپر مگر میٹرک سے کم ہوگی۔

طلبہ کی فہرستیں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ اور طالبات کی فہرستیں حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی خدمت میں ۲۲ جون ۱۹۸۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

احمدیہ انٹرنیشنل آرکیٹیکٹ فورم

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت احمدیہ انٹرنیشنل فورم کے مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری عطا فرمائی ہے

پریذیڈنٹ	عبدالرشید صاحب	چارٹرڈ آرکیٹیکٹ فورم اینڈ ٹاؤن پلینر
سیکرٹری	محمد طارق صاحب	آرکیٹیکٹ
ممبر	وسیم ہاشمی صاحب	"
"	ظفر قاضی صاحب	"
"	عبدالشکور صاحب	"
"	داؤد احمد صاحب	"

ہر طالب کے کو الیفائڈ آرکیٹیکٹ اور طالب علم اپنے کو الف مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج کر اپنا نام رجسٹرڈ کروالیں۔

DARUL-ZAKIR 116-A
ALLAMA IQBAL ROAD
LAHORE PAKISTAN.

عبدالرشید چارٹرڈ آرکیٹیکٹ ٹاؤن پلینر
منٹگمری روڈ۔ لاہور

ھُوَالشَّافِی

دمہ کورس ASTHMA COURSE

دمہ کیور ASTHMA CURE 15/-

دمہ ریلیف ASTHMA RELIEF 20/-

چھاتی ٹانک LUNGS TONIC 5/-

میزان 40/-

ڈاک خرچ پیکنگ 5/- روپے

تفصیلی لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
— پاکستان۔
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶

ربوہ اور اس کے گردونواح میں زرعی و سکنی زمین و جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد مرکز

"مومن اسٹیٹس" قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ فون نمبر PP 517